مقالات

جناب غازی عزیر ۔ سعودی عرب

(قسط ۴)

عقیقہ اور اس کے احکام

کیا عقیقہ پر گائے، بھینس اور اونٹ ذبح کرنا درست ہے؟

عقیقہ صرف بکری، مینڈھا اور دُنبہ سے ہی کیا جانا چاہیئے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بھینس، گائے اور اونٹ ذبح کیے جانے کے متعلق کوئی صحیح اور قابلِ اعتماد حدیث موجود نہیں ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ میں اکثر علمائے سلف وخلف، ائمہ حدیث اور مجتہدین کا عمل اور فتویٰ یہی ہے کہ بھیڑ، بکری یا دُنبہ کے علاوہ کسی دوسرے جانور سے عقیقہ کرنا سنتِ مطہرہ سے ثابت اور صحیح نہیں ہے[1]۔

عقیقہ میں اونٹ ذبح کرنے کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ملتی ہے جسے طبرانی نے المعجم الصغیر کے صفحہ ۲۷ پر روایت کیا ہے اور امام ابن القیم رحمہ اللہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے: "انہوں نے اپنے بچہ کا عقیقہ اونٹ سے کیا تھا"[2] اسی طرح ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "انہوں نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کے عقیقہ پر اونٹ ذبح کیا تھا اور اس سے اہلِ بصرہ کی دعوت کی تھی۔"[3]

بعض علمائے خلف جو اونٹ، بھینس اور گائے کے عقیقہ پر ذبح کرنے کی اجازت دیتے ہیں ان کی دلیل طبرانی کی مذکورہ روایت اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کے علاوہ امام بخاری رحمہ اللہ اور ابن منذر کی وہ روایت ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

---

[1] تربیۃ الاولاد فی الاسلام تالیف استاذ عبداللہ ناصح علوان الجزء الاول ص ۹۸

[2] تحفۃ المودود فی احکام المولود مصنفہ امام ابن القیم رحمہ اللہ

[3] تحفۃ المودود فی احکام المولود مصنفہ امام ابن القیم رحمہ اللہ

" مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا "

یعنی "لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ "

چونکہ اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "دم" کے بجائے لفظ "دمًا" ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ حدیث کے ظواہر اور لفظ "دمًا" کے عموم سے مولود پر صرف بھیڑ، بکری اور دُنبہ کو خاص کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ اس لفظ کے عموم میں گائے، بھینس اور اونٹ بھی ذبح کرنے کی اجازت اور گنجائش موجود ہے۔ لیکن گائے اور بھینس کے ذبیحہ کے لیے شرط ہے کہ وہ دو سال کی عمر مکمل کر کے تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو، اسی طرح اونٹ پانچ سال کی عمر مکمل کر کے چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

طبرانی کی جس حدیث کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اُس کے متعلق محدثین و محققین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے[۱] اسلاف میں سے بعض بزرگوں کا فعلاً عقیقہ کے موقع پر اونٹ ذبح کرنا اگر واقعۃً ثابت بھی ہو جائے تو بھی مقبول اور مشہور احادیث کی موجودگی میں ان بزرگوں کا قول و فعل قابلِ قبول اور حجت تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کے امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ان بزرگوں کو اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث نہ پہنچی ہوں اور انہوں نے اجتہاداً ایسا کیا ہو۔

بعض احادیث[۲] میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ عقیقہ پر اونٹ ذبح کرنا درست نہیں ہے، صحابہ کرامؓ اس عملی سنتِ رسولؐ اور ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ مو خلاف عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقیقہ پر اونٹ ذبح کیے جانے کے متعلق استفسار کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے نہایت فیصلہ کن انداز میں اس کی مخالفت فرمائی:

" نُفِسَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! عُقِّيْ عَنْهُ جَزُوْرًا فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ مَا قَالَ

---

[۱] ارواء الغلیل ج ۴ ص ۳۹۳

[۲] مستدرک حاکم ج ۴ ص ۲۳۸-۲۳۹ والطحاوی ج ۱ ص ۴۵۷

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ "

(معانی الآثار للطحاوی ص ۲۵۵ و اسنادہ جید)

"حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا گیا کہ "اے اُم المومنین! اس کے عقیقہ پر اُونٹ ذبح کیا جائے؟" آپؓ نے فرمایا: "اللہ کی پناہ، اس کے بجائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی) ایک جیسی دو بکریاں!"

کیا جن جانوروں میں سات حصے قربانی ہو سکتی ہے ان میں سات عقیقے بھی ہو سکتے ہیں؟

جیسا کہ اوپر صحیح احادیث کی روشنی میں واضح اور ثابت کیا جا چکا ہے کہ سوائے بکری، بھیڑ اور دنبہ کے کسی دوسرے جانور سے عقیقہ کرنا سنتِ مطہرہ کے صریح خلاف ہے اور محدثین و مجتہدین اور علمائے سلف و خلف کی ایک بڑی جماعت گائے، بھینس اور اونٹ سے عقیقہ کرنا درست نہیں سمجھتی، اُم المومنین اور کبار صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے، پس جن جانوروں سے عقیقہ کرنا ہی درست نہیں ان میں سات بچوں کا عقیقہ کرنا کیوں کر درست ہو سکتا ہے؟

جو بعض علمائے خلف گائے، بھینس اور اونٹ سے عقیقہ کرنا درست سمجھتے ہیں وہ بھی اس میں اشتراک کے قائل نہیں ہیں، چنانچہ الاستاذ شیخ عبداللہ ناصح علوان فرماتے ہیں:

"عقیقہ میں اشتراک صحیح نہیں ہے جس طرح کہ سات آدمی، اونٹ میں اشتراک کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس میں اشتراک صحیح ہو تو بچہ کی طرف سے "اہراق الدم" کا مقصد حاصل نہیں ہوتا، حالانکہ عقیقہ کا ذبیحہ مولود کی طرف سے فدیہ ہوتا ہے۔ بھیڑ یا بکری کے بدلہ میں اونٹ یا گائے ذبح کرنا درست ہے، بشرطیکہ یہ ذبیحہ ایک مولود کے لیے ایک جانور کی صورت میں ہو۔"

(تربیۃ الاولاد فی الاسلام الجزء الاول ص ۹۸)

کیا عیدالاضحیٰ کی قربانی میں عقیقہ کا حصہ شامل کیا جا سکتا ہے؟

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ کے ایک جانور میں، جس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، پانچ حصے قربانی کے اور باقی دو حصے ایک لڑکے کی طرف سے یا دو لڑکیوں کی طرف سے عقیقے کے شامل کر

دیتے ہیں۔ اور ایک ہی جانور ذبح کر کے قربانی کے تمام شرکاء کی قربانی اور عقیقے کے شرکاء کے عقیقوں سے ایک ساتھ سبکدوش ہو جاتے ہیں، ایسا کرنا بھی سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اس کی حقیقت بھی "اشتراک فی العقیقہ" ہی کی ایک صورت ہے جس کا حکم اوپر بیان ہو چکا ہے۔

کیا عقیقہ کے جانور کی قیمت کسی غریب، محتاج یا رفاہِ عام کے کاموں میں دینا درست ہے؟

عقیقہ کے جانور کی قیمت کسی غریب و محتاج کی مدد پر یا بیمار کے علاج و خبر گیری میں صرف کرنا یا اُسے کسی اجتماعی و رفاہی کام میں خرچ کر دینا، عقیقہ کے مقصد و احکام کے صریح خلاف ہے۔ ایسا کرنا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی آپ کے صحابہؓ و تابعینؒ و اسلافِ اُمت میں سے کسی ایک سے! علمائے فقہ و اجتہاد بھی اس بات کو خلافِ سنت قرار دیتے ہیں۔ کسی قرض دار یا غریب و محتاج کی مدد یا بیمار کا علاج یا اسی طرح قحط یا سیلاب یا زلزلہ یا طوفان یا فساد یا آتش زدہ لوگوں کی مدد یا دوسرے رفاہِ عام کے کاموں پر مال خرچ کرنا کسی طرح بھی عقیقہ کا بدل نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب!

عقیقہ کا جانور مولود کے نام پر ذبح کرنا اور عقیقہ کی دعاء

عقیقہ کا جانور مولود کا نام لیکر ذبح کرنا مستحب ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذْبَحُوا عَلَى اسْمِهِ فَقُولُوا: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَاِلَيْكَ هٰذِهِ عَقِيقَةُ فُلَانٍ."

(رواہ ابن المنذر وکذا فی حصن حصین لابن الجزری)

("مولود) کے نام پر ذبح کرو اور یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَاِلَيْكَ هٰذِهِ عَقِيقَةُ فُلَانٍ.

(فلاں کی جگہ مولود کا نام لیا جائے)۔"

(جاری ہے)